134045 ـ كيتھولك مذہب كى عورت خاوند كو ناپسند كرنے كى وجہ سے طلاق ليكر مسلمان مرد سے شادى كرنا چاہتى ہے

سوال

ميرے عزيز بھائيو ميں كيتھولك مذہب ركھنے والى عورت ہوں اور كئى برس سے شادى شدہ بھى ميرى خوبصورت سى دو بيٹياں بھى ہيں، تقريبا پانچ برس سے ميں اپنے خاوند كو پسند نہيں كرتى، ليكن طلاق كے متعلق كبھى سوچا بھى نہيں تھا، كيونكہ ميرا دين اس كى اجازت نہيں ديتا.

پچھلے برس ميں اپنے آپ پر كنٹرول نہ ركھ سكى اور ايك چھوٹى عمر كے مسلمان نوجوان كے ساتھ حرام تعلقات قائم كر بيٹھى، اور اس بنا پر كہ وہ ہمارے ليے ايك فليٹ كرايہ پر لے ميں نے اس كے ساتھ عرفى نكاح پر دستخط بھى كر ديے، ليكن جب اس كے خاندان والوں كو علم ہوا تو اس نے وہ كاغذ پھاڑ ديا، ہمارے يہ تعلقات صرف ايك ہفتہ رہے اور پھر ميں نے توبہ كر لى، اور وہ بھى اس سے توبہ كر چكا ہے.

اور اس نے اب ايك مسلمان لڑكى سے منگنى كر لى ہے، اور مجھے بھى پچھلے ماہ ايك اچھا سا مسلمان شخص ملا جو شادى شدہ بھى ہے اور اس كے دو بچے بھى ہيں، اور بعض اوقات ہمارى ڈيوٹى اكٹھى ہوتى ہے اور اچھے دوست بھى ہيں اور ہم اس دوسرے كے بہت قريب بھى ہيں، ليكن ابھى تك كوئى حرام كام نہيں كيا، ميرے كچھ سوالات ہيں:

1 ـ كيا ميرى پہلى عرفى شادى ابھى تك موجود ہے، ہم نے دو گواہوں اور ايك وكيل كى موجودگى ميں شادى كى تھى، ليكن مجھے يہ علم نہ تھا كہ يہ حقيقى شادى ہے اور پھر ميں شادى شدہ بھى تھى ؟

2 ـ اب ميں اپنے خاوند سے طلاق لينا چاہتى ہوں، كيونكہ ميں اس سے محبت نہيں كرتى اور نہ ہى خاوند اور اپنى بچيوں كے ساتھ مسلسل جھوٹ بول سكتى ہوں ؟

3 ـ اگر مجھے طلاق ہو جاتى ہے تو كيا ميرے ليے اس اچھے مسلمان دوست سے اسلامى شادى كر كے دوسرى بيوى بننا جائز ہے، اور عدت كى مدت كتنى ہو گى ؟

4 ـ اس نے مجھے بتايا ہے كہ اس كى پہلى بيوى كہتى ہے اگر اس نے دوسرى شادى كى تو وہ اس سے طلاق لے كر بچوں سميت چلى جائيگى اس ليے ميں آپ سے شادى نہيں كر سكتا، تو كيا اس كى پہلى بيوى كو ايسا كرنے كا حق حاصل ہے ؟

ميں نے چاہتى كہ ميرى وجہ سے اسے تكليف اور اذيت سے دوچار ہونا پڑے كہ وہ اپنے خاندان سے دور رہے، اور خاندان كو ملنے نہ جائے، ميں نہ تو اس سے مال حاصل كرنا چاہتى ہوں اور نہ ہى ميں اس كے خاندان كا خسارہ اور نقصان كرنا چاہتى ہوں اور نہ ہى اس كى پہلى بيوى كے ساتھ كوئى برائى كرنا چاہتى ہوں، اور نہ ہى ميں اس پر غيرت ركھتى ہوں بلكہ ميں تو اس كى دوسرى بيوى بن كر اس كے ملك ميں بھى رہنے كے ليے تيار ہوں اور بعض اوقات اپنے ملك آ جايا كرونگى تا كہ اپنى بيٹيوں كو مل ليا كروں. اگر آپ اس موضوع ميں ميرا تعاون كرينگے تو ميں آپ كى مشكور رہوں گى، اللہ تعالى آپ كى حسنات و نيكيوں ميں اضافہ فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

آپ كا اسلام پر بھروسہ كرنے اور اسلام كے احكام كے متعلق جاننے پر ہم آپ كا شكريہ ادا كرتے ہيں، اور ہم اميد كرتے ہيں كہ آپ كا اسلام پر بھروسہ كرنا دين اسلام قبول كرنے كا باعث اور سبب بن جائے، اور آپ دين اسلام كے احكامات پر عمل كر كے اپنى زندگى بسر كريں، ہميں آپ كى كلام سے يہ محسوس ہوا ہے كہ آپ خسن اخلاق كى مالك ہيں، اور ہم اميد كرتے ہيں كہ آپ كا يہ حسن خلق اللہ كے ساتھ بھى حسن اخلاق كے ساتھ پيش آنے كا سبب ہو گا، اور وہ اس طرح كہ آپ اللہ وحدہ لا شريك كى عبادت كريں، اور جس دين پر اللہ تعالى راضى ہے اور اسے مكمل كيا ہے آپ بھى اسے ہى اختيار كرينگى اللہ تعالى نے اس دين كى حفاظت بھى فرمائى ہے اور اس ميں كسى بھى قسم كى كمى و زيادتى نہيں ہونے دى، اور اسے تغير و تبدل سے محفوظ ركھا ہے.

دوم:

عرفى شادى جس نے آپ ك واس نوجوان كے ساتھ مربوط كيا يہ باطل و ناجائز ہے، كيونكہ آپ شادى شدہ تھيں اور شادى شدہ عورت كا كسى دوسرے شخص سے نكاح كرنا صحيح نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى نے حرام كردہ عورتوں كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا ہے:

تم پر حرام كى گئيں ہيں تمہارى پھوپھياں اور تمہارى خالائيں اور بھائى كى لڑكياں اور بہن كى لڑكياں اور تمہارى وہ مائيں جنہوں نے تمہيں دودھ پلايا ہو اور تمہارى وہ پرورش كردہ لڑكياں جو تمہارى گود ميں ہيں، تمہارى ان عورتوں سے جن سے تم دخول كر چكے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ كيا ہو تو تم پر كوئى گناہ نہيں اور تمہارے صلبى سگے بيٹوں كى بيوياں اور تمہارا دو بہنوں كا جمع كرنا، ہاں جو گزر چكا سو گزر چكا، يقيناً اللہ تعالى بخشنے والا مہربان ہے، اور حرام كى گئى ہيں شوہر والى عورتيں النساء (23 - 24).

يعنى شادى شدہ عورتيں بھى حرام ہيں جو اپنے خاوند كے نكاح ميں ہوں.

ہميں تو اس جاہل قسم كے مسلمان شخص سے بہت تعجب ہو رہا ہے كہ وہ اپنے دين سے اس حد تك جاہل ہے، چنانچہ اس شادى كى كوئى قيمت نہيں، يہ بالكل ايسے ہى ہے جيسى شادى ہوئى ہى نہيں، اور جس دن سے يہ عقد ہوا تھا اسى وقت سے باطل ہے.

اس بنا پر آپ اس نوجوا نکی بیوی ہی نہیں ہیں.

سوم:

ہمارے دین اسلام جائز ہے کہ بیوی اگر اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی، اور اگر وہ اس کے ساتھ رہتی ہے تو خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا باعث بنے گی، اور اس کے ساتھ اکثر جھگڑا ہونے لگےگا، اور اگر وہ اس کو طلاق نہیں دیتا تو پھر بیوی کے لیے ایك اور بھی حل ہے جسے ہمارے دین اسلام میں خلع کا نام دیا گیا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کو مہر واپس کرے گی پھر خاوند کو اسے طلاق دینے کا کہا جائیگا، تا کہ اس نقصان کو ختم کیا جا سکے جو خاوند کے ساتھ رہنے سے اسے ہو رہا ہے.

یہ حکم ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے، اور اس طلاق کی مشروعیت کی بنا پر ہماری شریعت پر بہت طعن کیا جاتا ہے، حالانکہ واقع یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے.

چنانچہ بعض اوقات تو ان جھگڑوں میں طلاق بہترین حل ہوتا ہے جن میں صلح نہیں ہو سکتی.

جس طرح ہماری شریعت اسلامیہ نے مرد کے لیے اس کا حل طلاق بنایا ہے، تو اسی طرح عورت کے لیے اس کا حل خلع بنایا ہے.

چنانچہ آپ شریعت اسلامیہ کے ان محاسن پر غور کریں اور اپنی حالت کے متعلق سوچیں کہ آپ اس وقت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں، کیونکہ آپ کا دین طلاق کی اجازت نہیں دیتا، لہذا آپ یہ دیکھیں کہ کونسی چیز حکمت و عقل کے قریب ہے ؟

اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ چیز آپ کو اسلام کے متعلق مزید تحقیق کرنے کی ترغیب دےگا، تا کہ آپ دین اسلام کی امتیازات سے واقف ہو سکیں، اور یہ جان لیں گی یہی دین اسلام ہی دین حق ہے، چنانچہ دین اسلام کے قبول کرنے کے لیے آپ کا شرح صدر ہوگا.

چہارم:

جب آپ کو اپنے خاوند سے طلاق ہو جائے تو پھر آپ اس مسلمان شخص یا پھر کسی اور کے ساتھ شادی کر سکتی ہیں، لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ یہ شادی عدت گزرنے کے بعد ہو.

اور آپ کی عدت طلاق کی ابتدا سے تین حیض ہے، یا پھر اگر آپ حاملہ ہوں تو وضع حمل، ہم یہاں تنبیہ کرتے ہیں کہ عدت کے دوران شادی کرنا ہماری شریعت باطل ہے اور صحیح نہیں.

پنجم:

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرنے سے روکنا جائز نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد کے لیے چار عورتوں سے شادیاں کرنا مباح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے لیے کسی دوسری عورت کو طلاق دینے کی شرط رکھنے سے منع فرمایا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2727) صحیح مسلم حدیث نمبر (1413).

یعنی جب مرد دوسری شادی کرنا چاہے تو اس دوسری بیوی کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اپنی بہن پر زیادتی کا باعث بنےگی.

اور اسی طرح پہلی بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ خاوند سے دوسری بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے، یا پھر بالکل اسے شادی کرنے ہی نہ دے.

اس مسئلہ میں ہماری شریعت مطہرہ کا حکم یہی ہے، لیکن اکثر لوگ اپنی جہالت یا دینی احکام کی تعظیم نہ کرنے کے باعث اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب کرے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی پریشانی دور فرمائے، اور آپ کو اس کی توفیق دے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور جس پر راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .